

# از عدالت عظمیٰ

تاریخ فیصلہ: 22 اپریل، 1964

ریاست مدھیہ پردیش و دیگر اراں۔

بمقابلہ

سراج الدین خان

(کے سباراؤ، جے سی شاہ اور ایس ایم سکری، جسٹسز)

مدھیہ پردیش ملکیت کے حقوق کا خاتمہ (اسٹیٹ-محل، غیر منقولہ اراضی) ایکٹ، 1950 (1951 کا ایم۔ پی ایکٹ نمبر 1) سٹیڈول 1 قاعدہ 2(2)(c)۔

مدعا علیہ مدھیہ پردیش میں ایک اسٹیٹ کا مالک تھا۔ مدھیہ پردیش کے ملکیت کے حقوق کے خاتمے (اسٹیٹ، محل، غیر منقولہ اراضی) ایکٹ، 1950 کی دفعات کے تحت مدعا علیہ کی جائیداد ریاست میں تھی اور وہ معاوضے کا حقدار بن گیا۔ معاوضہ خالص آمدنی کے دس گنا کی شرح سے ادا کیا جانا تھا۔ خالص آمدنی کا حساب 31 مارچ 1951 کو شروع ہونے والے 30 زرعی سالوں کے دوران بڑے جنگلات سے ہونے والی آمدنی کے سلسلے میں ادا کیے گئے انکم ٹیکس کی اوسط، مجموعی آمدنی سے کاٹ کر کیا جائے گا۔ خالص آمدنی کا حساب لگانے میں معاوضہ افسر نے نہ صرف انکم ٹیکس بلکہ سپر ٹیکس بھی کاٹ لیا اور مدعا علیہ نے سپر ٹیکس کی کٹوتی کے خلاف سیٹلمنٹ کمشنر سے اپیل کی۔ اپیل مسترد ہونے پر مدعا علیہ نے ہائی کورٹ میں ایک رٹ پٹیشن دائر کی اور ہائی کورٹ نے فیصلہ دیا

کہ ایکٹ کی مختلف دفعات کی تعمیر پر مدعا علیہ کو ادا کیے جانے والے معاوضے کا حساب لگاتے وقت سپرنٹیکس میں کٹوتی کرنا غلط ہے۔ اپیل کنندہ نے یہ اپیل اس عدالت کی طرف سے دی گئی خصوصی اجازت ملنے پر دائر کی۔

اپیل کنندہ کی جانب سے یہ دعویٰ کیا گیا کہ ایکٹ کے شیڈول 1 کے قاعدہ 2(2)(c) کا مقصد کسی اسٹیٹ کی خالص آمدنی کا پتہ لگانے کے لیے ایک طریقہ فراہم کرنا ہے اور اس لیے انکم ٹیکس اور سپرنٹیکس کے درمیان کوئی فرق نہیں ہو سکتا اور "انکم ٹیکس" کے اظہار کو سپرنٹیکس کو بھی شامل کرنے کے لیے جامع طور پر استعمال کیا گیا ہے۔ مدعا علیہ کی جانب سے دلیل یہ تھی کہ تاریخی نقطہ نظر کے ساتھ ساتھ ایکٹ کی دفعات سے یہ دیکھا گیا ہے کہ انکم ٹیکس اور سپرنٹیکس الگ الگ تھے اور سابقہ میں مؤخر الذکر شامل نہیں ہے۔

حکم ہوا کہ: (i) انکم ٹیکس اور سپرنٹیکس کے درمیان دو بنیادی فرق ہیں۔ وہ ہیں (1) اگرچہ دونوں ٹیکسوں کا تخمینہ کسی شخص کی کل آمدنی پر لگایا جاتا ہے، انکم ٹیکس کے مقصد کے لیے کل آمدنی کا حساب درج کردہ مختلف سروں کے تحت قابل وصول درجہ بند آمدنی کی بنیاد پر کیا جاتا ہے۔ دفعہ 6 اگرچہ انکم ٹیکس ایکٹ کا تعلق مختلف سروں سے نہیں ہے، لیکن اس طرح سے طے شدہ کل آمدنی پر سپرنٹیکس قابل ادائیگی ہے اور (2) جب کہ سپرنٹیکس 1، سوائے چند معاملات کے، ٹیکس دہندہ کے ذریعے براہ راست قابل ادائیگی ہے، انکم ٹیکس اس کے ذریعے براہ راست اور ساتھ ہی کٹوتی کے ذریعے بھی قابل ادائیگی ہے۔

(ii) ایکٹ کے قاعدہ 2(2)(c) شیڈول 1 کی دفعات کی جانچ پڑتال سے یہ بات واضح ہوتی ہے کہ اس علم کے ساتھ کہ انکم ٹیکس ایکٹ کے تحت

دوالگ الگ فرائض یعنی انکم ٹیکس اور سپر ٹیکس عائد کیے جاتے ہیں، مقننہ نے "انکم ٹیکس" کا اظہار استعمال کیا ہے۔ اگر ارادہ دونوں ٹیکسوں کا حوالہ دینا تھا۔ اس میں انکم ٹیکس اور سپر ٹیکس کا ذکر ہوتا۔ ایک کا ذکر اور دوسرے کو چھوڑنا اس کے ارادے کا ایک یقینی اشارہ ہے۔ یہ اہلیت کہ ادا کردہ انکم ٹیکس بڑے جنگلات سے موصول ہونے والی آمدنی کے سلسلے میں ہونا چاہیے تھا، لازمی طور پر سپر ٹیکس کو خارج کرتا ہے کیونکہ انکم ٹیکس ایکٹ کے تحت بڑے جنگلات سے موصول ہونے والی آمدنی کے سلسلے میں کوئی سپر ٹیکس قابل ادائیگی نہیں ہے بلکہ صرف کل آمدنی کے سلسلے میں ہے۔

(iii) ایکٹ کے شیڈول 1 کے قاعدہ 2(2)(c) کی شرائط کو مد نظر رکھتے ہوئے یہ واضح ہے کہ انکم ٹیکس سپر ٹیکس میں نہیں لیتا ہے۔  
مقدمہ قانون کا جائزہ لیا گیا۔

بروکس بمقابلہ کمشنر آف ان لینڈ ریونیو، (1914) 7 ٹی سی 236، بیٹس، ری: سلمیہ بمقابلہ بیٹس، 1925 Ch. 157 ڈی میں اور ریکٹ بمقابلہ ریکٹ، (1933) 1 آئی۔ ٹی۔ آر۔ 1۔

دائرہ اختیار اپیلیٹ دیوانی کا عدالتی فیصلہ: دیوانی اپیل نمبری 510/سال 1963-1959 کی متفرق پٹیشن نمبر 35 میں مدھیہ پردیش ہائی کورٹ کے 22 جنوری 1960 کے فیصلے اور حکم سے خصوصی اجازت کے ذریعے اپیل۔ بی سین اور آئی این شراف، اپیل کنندہ کی طرف سے۔

مدعا علیہ کی طرف سے کے این راج گوپال شاستری اور اے جی رتنا پرکھی۔

22 اپریل 1964۔ عدالت کا فیصلہ اس کے ذریعے دیا گیا

سبّاراؤ، جسٹس -- خصوصی اجازت کی طرف سے اپیل یہ سوال اٹھاتی ہے کہ کیا اظہار "انکم ٹیکس" شق c میں ہے ذیلی قاعدہ 2 کا قاعدہ 2 کا شیڈول 1 مدھیہ پردیش کے ملکیت کے حقوق کے خاتمے (اسٹیٹ، محل، غیر منقولہ اراضی) ایکٹ، 1950 (1951 کا ایم پی ایکٹ نمبر 1) میں، جسے اس کے بعد ایکٹ کہا جاتا ہے، سپر ٹیکس شامل ہے۔

حقائق اس طرح ہیں: مدعا علیہ مدھیہ پردیش کے بالاکھاٹ ضلع میں بھدراسٹیٹ کا زمیندار تھا۔ ان کی جائیداد کو بہلا زمینداری کے نام سے جانا جاتا تھا جو 78 دیہاتوں پر مشتمل تھی۔ یہ قانون 26 جنوری 1951 کو نافذ ہوا۔ اس ایکٹ کے تحت زمیندار کے ملکیتی حقوق ریاست میں ہیں اور وہ ایکٹ کی دفعہ 8 کے تحت مذکورہ دیہاتوں میں مذکورہ حقوق کے سلسلے میں معاوضے کا حقدار بن گیا۔ معاوضے کا تعین ایکٹ کے شیڈول 1 میں موجود قواعد کے مطابق کیا جانا تھا۔ شیڈول 1 کے قاعدہ 8 کے تحت زمیندار خالص آمدنی کے 10 گنا معاوضے کا حقدار ہوگا۔ خالص آمدنی کا حساب 31 مارچ 1951 سے پہلے کے 30 زرعی سالوں کے دوران بڑے جنگلات سے ہونے والی آمدنی کے سلسلے میں ادا کیے گئے انکم ٹیکس کی اوسط، مجموعی آمدنی سے کاٹ کر کیا جائے گا۔ 30 نومبر 1951 کو معاوضہ افسر نے مدعا علیہ کو ادا کیے جانے والے معاوضے مبلغ 221330-12-6 کا تعین کیا۔ اس اعداد و شمار پر پہنچنے پر اس نے نہ صرف مدعا علیہ کی طرف سے ادا کیے جانے والے انکم ٹیکس میں کٹوتی کی بلکہ اس کی طرف سے ادا کیے جانے والے سپر ٹیکس اور سرچارج میں بھی کٹوتی کی۔ مواد کے 30 سالوں کے دوران اس کی طرف سے ادا کردہ انکم ٹیکس کا اوسط صرف

9-2-3760، لیکن اگر سپرنٹیکس اور سرچارج کی اوسط شامل کی گئی تھی، تو اوسط روپے 0-8-7070 آیا۔ نتیجہ یہ ہوا کہ اسٹیٹ کی خالص سالانہ آمدنی میں 3-5-3310 روپے کی کمی واقع ہوئی اور اس طرح کم کی گئی رقم کی بنیاد پر اسے معاوضہ ادا کیا گیا۔ مدعا علیہ نے معاوضے میں اضافے کے لیے ایکٹ کی دفعہ 15 کے تحت سیٹلمنٹ کمشنر سے رجوع کیا لیکن کمشنر نے معاوضہ افسر کے حکم کی تصدیق کی۔ اس کے بعد مدعا علیہ نے معاوضہ افسر کے حکم کو کالعدم قرار دینے کے لیے آئین کے آرٹیکل 226, 227 کے تحت ہائی کورٹ میں درخواست دائر کی اور ہائی کورٹ نے ایکٹ کی متعلقہ دفعات کی تعمیر پر فیصلہ دیا کہ مدعا علیہ کو ادا کیے جانے والے معاوضے کا حساب لگاتے وقت سپرنٹیکس کو مد نظر نہیں رکھا جانا چاہیے۔ ریاست مدھیہ پردیش نے ہائی کورٹ کے حکم کے خلاف موجودہ اپیل دائر کی ہے۔ ریاست کے فاضل وکیل، مسٹر سین کا مؤقف ہے کہ قاعدہ 2(2) (c) کا مقصد کسی اسٹیٹ کی خالص آمدنی کا پتہ لگانے کے لیے ایک طریقہ فراہم کرنا ہے، کہ اس تناظر میں انکم ٹیکس اور سپرنٹیکس کے درمیان کوئی معقول فرق نہیں ہو سکتا کیونکہ ان دونوں کو، دیگر باتوں کے ساتھ ساتھ، خالص آمدنی تک پہنچنے کے لیے مجموعی آمدنی سے نکالا جانا چاہیے اور یہ کہ متفہنہ نے لفظ "انکم ٹیکس" کو اپنے جامع معنوں میں استعمال کیا تا کہ سپرنٹیکس لیا جاسکے۔ وہ مزید کہتے ہیں کہ انکم ٹیکس ایکٹ کے تحت سپرنٹیکس صرف انکم ٹیکس کا ایک اضافی ڈیوٹی ہے اور اس لیے یہ اس کا ایک حصہ ہے۔ مدعا علیہ - محاسبہ کار کے فاضل وکیل، مسٹر راجگوپال شاستری کا استدلال ہے کہ ایک سابق ملکیتی قانون کی شق کو سمجھنے میں، عدالت کو اس طرح کے پرووژن کی سختی سے تشریح کرنی ہوگی اور اگر ایسا سمجھا جاتا ہے تو، سپر

ٹیکس کو "انکم ٹیکس" کے اظہار میں شامل نہیں کیا جاسکتا۔ انہوں نے ہمیں انکم ٹیکس ایکٹ کی متعلقہ دفعات کے ذریعے اپنی اس دلیل کی حمایت کی کہ سپر ٹیکس اس کی ابتدا، تفصیل، دائرہ کار، واقعات اور انکم ٹیکس سے وصولی میں مختلف ہے۔

یہ سوال ایکٹ کے شیڈول 1 کے قواعد کے اصول 2 (2) (c) کی درست تشریح پر مبنی ہے۔ ایکٹ اور قواعد کی متعلقہ دفعات میں لکھا ہے:

ایکٹ کی دفعہ 8(1): "ریاستی حکومت ہر اس مالک کو معاوضہ ادا کرے گی، جس سے ملکیت کے حقوق چھین لیے گئے ہیں، جس کا تعین شیڈول میں موجود قواعد کے مطابق کیا جاتا ہے۔

ایکٹ کا شیڈول 1 :

قاعدہ 2 (2). وسطی صوبوں میں کسی اسٹیٹ یا محل کی خالص آمدنی کا حساب مندرجہ ذیل عنوانات کے تحت مجموعی آمدنی سے رقم نکال کر کیا جائے گا، یعنی:

(c) زرعی سال سے پہلے تیس زرعی سالوں کی مدت کے دوران بڑے جنگل سے موصول ہونے والی آمدنی کے سلسلے میں ادا کردہ انکم ٹیکس کا اوسط جس میں متعلقہ تاریخ شروع ہوتا ہے،۔

\*

\*

قاعدہ 8-(1) وسطی صوبوں اور بیرار میں معاوضے کی رقم یہاں موجود قواعد کے مطابق طے شدہ خالص آمدنی کا دس گنا ہوگی۔

مذکورہ دفعات کا مشترکہ اثر یہ ہے کہ کسی اسٹیٹ کی خالص آمدنی کا پتہ لگانے کے مقصد سے کٹوتی کے قابل اشیاء میں سے ایک بڑے جنگل سے موصول ہونے والی آمدنی کے سلسلے میں ادا کردہ انکم ٹیکس کا اوسط ہے۔ اس اوسط کا تعین

زرعی سال سے پہلے کے 30 زرعی سالوں کے دوران ادا کیے گئے انکم ٹیکس کی بنیاد پر کیا جاتا ہے جس میں متعلقہ تاریخ آتی ہے۔ معاوضے کی ادائیگی قواعد کے تحت طے شدہ خالص آمدنی کا دس گنا ہے۔ اوسط کا پتہ لگانے کے مقصد کے لیے متعلقہ تاریخ وہ تاریخ ہے جو ایکٹ کے سیکشن 3 کے تحت ریاستی حکومت کی طرف سے نوٹیفکیشن کے ذریعے متعین کی گئی ہے: مثال کے طور پر، اگر متعلقہ تاریخ سال 1951 میں آتی ہے، تو 1921 سے 1951 کے دوران ادا کیا گیا انکم ٹیکس اوسط پر پہنچنے کی بنیاد فراہم کرے گا۔

انکم ٹیکس اور سپر ٹیکس کے تصورات کے درمیان فرق کو سمجھنے کے لیے ان کے واقعات کی ایک مختصر تاریخ نامناسب نہیں ہوگی۔ 1886 کے انکم ٹیکس ایکٹ کے تحت مختلف ذرائع سے حاصل ہونے والی کل آمدنی تشخیص کا معیار نہیں تھی بلکہ صرف مختلف ذرائع ہی اس کی بنیاد تھے۔ پہلی بار 1918 کے ایکٹ میں ٹیکس کی شرح کا تعین کرنے کے مقصد سے کل آمدنی کی اسکیم متعارف کرائی گئی۔ اس ایکٹ کے تحت کئی سرے شمار کیے گئے، جن کے تحت ٹیکس دہندہ کی آمدنی وصول کی جاتی تھی۔ 1922 کا ایکٹ مزید آگے بڑھا اور اس قانون کو نافذ کیا کہ "آمدنی" کے ایک سرے کے تحت ہونے والے نقصان کو دوسرے سرے کے تحت منافع کے خلاف ادا کیا جاسکتا ہے۔ 1922 کے ایکٹ تک سپر ٹیکس الگ سے عائد کیا جاتا تھا۔ اسے سب سے پہلے 1917 کے سپر ٹیکس ایکٹ کے ذریعے متعارف کرایا گیا تھا اور پھر اس کی جگہ 1920 کے ایکٹ نے لے لی۔ صرف 1922 میں، پہلی بار، اسے انکم ٹیکس ایکٹ میں شامل کیا گیا۔ اگرچہ دونوں ٹیکسوں سے ایک ہی ایکٹ کے ذریعے نمٹا جاتا ہے، لیکن ان کی مخصوص

خصوصیات کو برقرار رکھا جاتا ہے۔ جہاں تک انکم ٹیکس کا تعلق ہے، ایک تعلیم یافتہ مصنف کے الفاظ میں، 'دفعہ 3' کل آمدنی چارج کرتا ہے۔ دفعہ 4 اس کی حد کی وضاحت کریں، دفعہ 6 اسے اہل بناتا ہے اور ذیلی دفعات 7 سے 12 اس کی مقدار بیان کرتا ہے۔ "مختلف دوسرے دفعات ہیں جو ٹیکس کی تشخیص اور وصولی کے لیے کل آمدنی کا پتہ لگانے کے لیے مشینری فراہم کرتے ہیں۔ جہاں تک سپر ٹیکس کا تعلق ہے، ایک علیحدہ باب IX اس سے متعلق ہے؛ یہ ذیلی دفعہ 55 سے 58 پر مشتمل ہے۔ دفعہ 55 سپر ٹیکس کے مقصد کے لیے چارج کرنے والا سیکشن ہے؛ اس سیکشن کے تحت، "کسی بھی سال کے لیے وصول کیے جانے والے انکم ٹیکس کے علاوہ، پچھلے سال کی کل آمدنی کے سلسلے میں اس سال کے لیے وصول، عائد اور ادا کیا جائے گا۔----- مرکزی ایکٹ کے ذریعے اس سال کے لیے مقرر کردہ شرح یا شرحوں پر انکم ٹیکس (جسے اس ایکٹ میں سپر ٹیکس کہا گیا ہے) کی اضافی ڈیوٹی۔ دفعہ 56 میں کہا گیا ہے کہ سپر ٹیکس کے مقصد کے لیے، سوائے مخصوص معاملات کے، کل آمدنی انکم ٹیکس کے مقصد کے لیے طے شدہ کل آمدنی ہوگی۔ سیکشن 56A سپر ٹیکس سے کچھ منافع سے مستثنیٰ ہے۔ سیکشن 58(1) انکم ٹیکس کے چارج، تشخیص، وصولی اور وصولی سے متعلق ایکٹ کی کچھ دفعات کے حوالے سے لاگو ہوتا ہے۔ اس باب سے یہ دیکھا جائے گا کہ اگرچہ سپر ٹیکس کو انکم ٹیکس کی اضافی ڈیوٹی کے طور پر بیان کیا گیا ہے لیکن اسے انکم ٹیکس میں شامل نہیں کیا گیا ہے؛ اس کی شناخت برقرار ہے۔ ایک خود مختار باب، تشخیص، جمع کرنے اور سپر ٹیکس کی وصولی سے متعلق ہے۔ دونوں ٹیکسوں کے درمیان ضروری اختلافات ہیں جو نہ صرف باب IX میں موجود ایکسپریس دفعات سے نکلتے



ہیں۔ لیکن ایکٹ کے مخصوص حصوں کو مذکورہ ٹیکس پر لاگو کرنے کی کمی سے بھی یکے بعد دیگرے مالیاتی قوانین نے بھی دونوں ٹیکسوں کے درمیان فرق کیا۔ یہ دونوں ٹیکسوں کے درمیان فرق کو تفصیل سے نوٹ کرنے کا موقع نہیں ہے۔ یہ بتانا کافی ہے کہ دونوں ٹیکسوں کے واقعات میں واضح فرق ہے۔ لیکن دو متعلقہ اختلافات دیکھے جاسکتے ہیں، یعنی، (i) اگرچہ دونوں ٹیکسوں کا تخمینہ کسی شخص کی کل آمدنی پر لگایا جاتا ہے، انکم ٹیکس کے مقصد کے لیے کل آمدنی کا حساب درج کردہ مختلف سروں کے تحت درجہ بند اور قابل وصول آمدنی کی بنیاد پر کیا جاتا ہے۔ دفعہ 6 اگرچہ سپر ٹیکس کا تعلق مختلف سروں سے نہیں ہے، لیکن اس طرح طے شدہ کل آمدنی پر قابل ادائیگی ہے؛ اور (ii) جب کہ سپر ٹیکس، سوائے چند معاملات کے، ٹیکس دہندہ کے ذریعے براہ راست قابل ادائیگی ہے، انکم ٹیکس اس کے ذریعے براہ راست اور ساتھ ہی کٹوتی کے ذریعے بھی قابل ادائیگی ہے۔ اگرچہ انکم ٹیکس کے معاملے میں عمل کو الٹ کر کسی خاص ذریعے سے منسوب ٹیکس کا پتہ لگایا جاسکتا ہے، لیکن سپر ٹیکس کے معاملے میں ایسا کوئی عمل ممکن نہیں ہے کیونکہ مذکورہ ذمہ داری کل آمدنی کا پتہ لگانے کے بعد ہی قانونی وجود میں آتی ہے۔ مذکورہ ٹیکس کو تقسیم کرنے کا واحد ممکنہ طریقہ یہ ہے کہ کسی خاص منبع سے ہونے والی آمدنی کے سلسلے میں ٹیکس دہندہ کی طرف سے قابل ادائیگی ٹیکس کے تناسب کا تعین اس تناسب کی بنیاد پر کیا جائے جو مذکورہ آمدنی کل آمدنی کے ساتھ رکھتی ہے۔ لیکن اس طریقہ کو ایکٹ کے ذریعے منظور نہیں کیا گیا ہے۔ یہ پیش گوئی کرنا قانونی طور پر ممکن نہیں ہے کہ سپر ٹیکس کا کون سا خاص حصہ کسی خاص ذریعے سے ہونے والی آمدنی سے منسوب ہے، کیونکہ، انکم ٹیکس کے معاملے کے برعکس، صرف کل آمدنی

ہی معیار ہے اور مختلف ذرائع سے ہونے والی آمدنی متعلقہ نہیں ہے۔ وضاحت کے لیے: سپرنٹیکس اب ایک مخصوص سطح سے زیادہ کی آمدنی پر عائد کیا جاتا ہے۔ جو اس وقت 25,000 روپے ہے۔ مثلاً اگر "اے" کی کل آمدنی 35,000 روپے ہے۔ جس میں 20000 بڑے جنگلات سے اور 15,000 دوسرے ذرائع سے، بڑے جنگل سے ہونے والی آمدنی سے منسوب سپرنٹیکس کیا ہے؟ جواب یہ ہے کہ ایسا کرنا ممکن نہیں ہے۔

اس پس منظر کے ساتھ آئیے ایکٹ کے شیڈول کے قاعدہ 2(2)(c) کی دفعات پر گہری نظر ڈالتے ہیں۔ قانون سازی کا ارادہ استعمال شدہ ایکسپریس زبان اور اندرونی شواہد سے بھی ظاہر ہوتا ہے۔ اس علم کے ساتھ کہ انکم ٹیکس ایکٹ کے تحت دو الگ الگ فرائض، یعنی انکم ٹیکس اور سپرنٹیکس، عائد کیے جاتے ہیں، مقننہ نے "انکم ٹیکس" کا اظہار استعمال کیا ہے۔ اگر ارادہ دونوں ٹیکسوں کا حوالہ دینا ہوتا تو اس میں "انکم ٹیکس اور سپرنٹیکس" لکھا ہوتا۔ ایک کا ذکر اور دوسرے کو چھوڑنا اس کے ارادے کا ایک یقینی اشارہ ہے۔

یہ اہلیت کہ ادا کیا گیا انکم ٹیکس بڑے جنگل سے موصول ہونے والی آمدنی کے سلسلے میں ہونا چاہیے تھا، لازمی طور پر سپرنٹیکس کو خارج کرتا ہے، کیونکہ انکم ٹیکس ایکٹ کے تحت بڑے جنگل سے موصول ہونے والی آمدنی کے سلسلے میں کوئی سپرنٹیکس قابل ادائیگی نہیں ہے، لیکن صرف کل آمدنی کے سلسلے میں جیسا کہ ہم پہلے اشارہ کر چکے ہیں، بڑے جنگل سے منسوب آمدنی کے لیے سپرنٹیکس کا ایک حصہ تقسیم کرنا اور مختص کرنا قانونی طور پر ممکن نہیں ہے۔ یہ بڑے جنگل سے ہونے والی

آمدنی کے سلسلے میں ادا نہیں کیا جاتا ہے، بلکہ صرف کل آمدنی کے سلسلے میں ادا کیا جاتا ہے۔ اگر اپیل کنندہ کا دعویٰ برقرار رہتا ہے، اگرچہ بڑے جنگل سے ہونے والی آمدنی قابل ٹیکس آمدنی سے نیچے آتی ہے، تو اس کی کٹوتی کی جائے گی اگر، دوسرے ذرائع سے ہونے والی آمدنی کے ساتھ مل کر، آمدنی قابل ٹیکس سطح تک جاتی ہے۔ اس صورت میں بڑے جنگل سے ہونے والی آمدنی کے سلسلے میں ادا نہ ہونے والا سپر ٹیکس کا ٹنا پڑے گا۔ اس کے علاوہ، ایکٹ کے تحت بنائے گئے قوانین مختلف ذرائع کے درمیان کل آمدنی پر قابل ادائیگی سپر ٹیکس مختص کرنے کے لیے کوئی مشینری فراہم نہیں کرتے ہیں۔ کہا جاتا ہے کہ انکم ٹیکس کے معاملے میں بھی یہی مشکلات موجود ہیں۔ اگرچہ انکم ٹیکس ایک ٹیکس دہندہ کی کل آمدنی پر بھی ٹیکس ہے، جیسا کہ ہم پہلے اشارہ کر چکے ہیں، یہ قانون مختلف سروں کے تحت آمدنی کا حساب لگانے کا بندوبست کرتا ہے اور اس لیے کسی خاص ٹیکس کو کسی خاص سرے سے ہونے والی آمدنی سے منسوب قرار دینا مناسب نہیں ہے، لیکن یہ بیان کرنا مکمل طور پر نامناسب ہوگا کہ کسی خاص منبع سے ہونے والی آمدنی کے سلسلے میں سپر ٹیکس کا ایک حصہ قابل ادائیگی ہے۔

مدعا علیہ کے فاضل وکیل، مسٹر راجگوپال شاستری کی یہ دلیل کہ قاعدے میں مذکور 30 سال ہمیں اس دور میں واپس لے جاتے ہیں جب کوئی سپر ٹیکس نہیں تھا، کیونکہ، جیسا کہ ہم پہلے کہہ چکے ہیں، سپر ٹیکس 1917 سے کسی نہ کسی شکل میں قابل ادائیگی تھا۔ اس کے علاوہ، اگر انکم ٹیکس سپر ٹیکس میں لیا جاتا ہے، تو کسی خاص سال میں سپر ٹیکس کے عدم وجود سے اوسط کا تعین کرنے میں کوئی فرق نہیں پڑتا ہے، کیونکہ اس سال کا انکم ٹیکس سپر ٹیکس کے اضافے کے بغیر انکم ٹیکس

ہوگا۔ اس لیے یہ صورتحال زیادہ مطابقت نہیں رکھتی اور ہم اسے اپنے غور سے خارج کرتے ہیں۔

یہ دلیل کہ اگر مقننہ مجموعی آمدنی سے سپرنٹیکس کو خارج کرنے کا ارادہ نہیں رکھتی ہے، تو اس نے اصول میں واضح طور پر کہا ہوگا کہ یہ غلط پاؤں ڈالنے کی کوشش ہے۔ مناسب نقطہ نظر، خاص طور پر ایک ناجائز قانون میں، یہ سوال پوچھنا ہے کہ آیا مقننہ نے واضح طور پر سپرنٹیکس کا ذکر کیوں نہیں کیا، اگر اس کا ایسا کرنے کا ارادہ تھا۔ دوسری طرف، دو اچھی طرح سے سمجھے جانے والے تاثرات میں سے ایک کا استعمال اس بات کا اشارہ ہے کہ مقننہ نے استعمال شدہ ایک کی کٹوتی کے لیے فراہم کیا تھا نہ کہ دوسرے کی۔ اس اصول کی وجہ، اگر قیاس آرائی کرنا جائز ہے، تو ظاہر ہوتا ہے کہ چونکہ اس کا تعلق کچھ کٹوتیاں کرنے کے بعد جائیداد سے خالص آمدنی کے حساب سے ہے، صرف ان کٹوتیوں کی اجازت ہے جن کا اس آمدنی سے براہ راست تعلق ہے۔ اگر دوسری تعمیر برقرار رہی تو قیاس آرائیاں یقین کی جگہ لے لیں گی اور بڑے جنگل سے ہونے والی آمدنی کے سلسلے میں حقیقتاً ادا نہ کیے گئے سپرنٹیکس کو کاٹنا پڑے گا۔ اس طرح کی تعمیر حکمرانی کے مقصد کو شکست دیتی ہے۔

بار میں مذکور کچھ فیصلوں پر اب توجہ دی جاسکتی ہے۔ لارڈ سمز بروکس بمقابلہ دی کمشنر آف ان لینڈ ریونیو (۱) میں واضح طور پر تبصرہ کرتے ہیں:

"..... سپرنٹیکس ایک اور نیا ٹیکس ہے، حالانکہ یہ انکم ٹیکس کی ایک اضافی ڈیوٹی ہے۔"

بیٹس میں، دوبارہ: سیلمس بمقابلہ بیٹس، ایک گواہ جو اپنی بیوی کو اپنی

وصیت کے ذریعے ہر سال ایسی رقم دیتا ہے جو اس کے سلسلے میں فی الحال قابل ادائیگی انکم ٹیکس کی کٹوتی کے بعد £2000 کی واضح رقم چھوڑ جائے گی۔" یہ فیصلہ کیا گیا کہ بیوی صرف انکم ٹیکس سے پاک £2000 کی حقدار ہے اور سپر ٹیکس کے سلسلے میں کسی بھی رقم کی ادائیگی کی حقدار نہیں ہے۔ وہاں ٹرسٹیز کو ہدایت کی گئی کہ وہ اس وظیفہ کے سلسلے میں انکم ٹیکس کاٹنے کے بعد وظیفہ ادا کریں۔ بیوی کی جانب سے پیش کی گئی اس دلیل کو مسترد کرتے ہوئے کہ مذکورہ وظیفہ بھی سپر ٹیکس سے پاک ہونی چاہیے، جسٹس رسل۔ مشاہدہ:

"اب سپر ٹیکس کسی خاص سالانہ یا رقم کے سلسلے میں چارج نہیں تھا، بلکہ وصول کنندہ کی پوری آمدنی کے سلسلے میں ایک چارج تھا اور یہ کوئی ایسا معاملہ نہیں تھا جس کے ساتھ ٹرسٹیز سے معاوضہ لیا جائے یا ان کا کوئی تعلق نہ ہو، اور ان کی رائے میں، ٹیکس دہندہ نے جو کیا تھا وہ بیوہ کو ان تمام کٹوتیوں میں سے £2500 کی سالانہ رقم دینا تھا جن کے لیے ٹرسٹیز جو ابده تھے، لیکن اس میں سپر ٹیکس شامل نہیں تھا، جسے اسے خود ادا کرنا چاہیے۔ فاضل جج نے آگے چل کر کہا: اس رقم کے سلسلے میں کوئی سپر ٹیکس واقعی قابل ادائیگی نہیں ہے۔"

یہ سچ ہے کہ مذکورہ فیصلہ کسی خاص مرضی کی دفعات پر مبنی تھا، لیکن استدلال مددگار ہے۔ وہاں، وراثت کی رقم کے سلسلے میں انکم ٹیکس میں کٹوتی کی جاتی تھی، یہاں بڑے جنگل سے موصول ہونے والی آمدنی کے سلسلے میں انکم ٹیکس میں کٹوتی کی جاتی ہے۔ چونکہ بڑے جنگل سے ہونے والی آمدنی کے سلسلے میں سپر ٹیکس کوئی چارج نہیں ہے، اس لیے استدلال کی برابری پر یہ مانا جائے گا کہ لفظ "انکم ٹیکس" کلارز (c) میں استعمال ہوتا ہے۔ ایکٹ کے شیڈول 1 کے قاعدہ 2(2) میں سپر

ٹیکس کو خارج کر دیا گیا ہے۔ ریکٹ میں، دوبارہ: ریکٹ بمقابلہ ریکٹ (1)، ایک فنڈ ٹرسٹیز کو سرمایہ کاری کے لیے ٹرسٹ پر وراثت میں دیا گیا تھا اور سرمایہ کاری کی آمدنی میں سے سالانہ رقم £ 5000 انکم ٹیکس سے پاک ادا کی گئی تھی۔ کورٹ آف اپیل نے فیصلہ دیا کہ سالانہ وصول کنندہ سپر ٹیکس کی وجہ سے کٹوتی کے بغیر اسے ادا کی جانے والی رقم کا حقدار ہے اور ٹرسٹیز کو فنڈ کی آمدنی میں سے اس رقم کے سلسلے میں قابل ادا ایگی سپر ٹیکس ادا کرنا ہوگا۔ نتیجہ وصیت کی دفعات پر بدل گیا۔ لارڈ ہین ورتھ، ایم آر، نے بیٹس میں فیصلے کو ممتاز کیا، دوبارہ: سیلمس بمقابلہ بیٹس (1) اس بنیاد پر کہ جسٹس رسل نے کٹوتیوں کے حوالے سے اپنے فیصلے کی بنیاد رکھی اور ٹرسٹیز کو اس ہدایت پر بھی کہ مخصوص رقم اس کے سلسلے میں انکم ٹیکس کی کٹوتی کے بعد ادا کی جانی چاہیے اور اس بات کی تعمیل کرنے کے لیے آگے بڑھا کہ ان کے سامنے موجود معاملے میں سسٹم، یا ٹرسٹیز کے کٹوتیاں کرنے کے اختیار کا کوئی حوالہ نہیں دیا گیا تھا۔ اور یہ کہ یہ صرف اتنا تھا کہ ہر سال میں کل رقم انکم ٹیکس سے پاک ادا کی جانی تھی۔ کورٹ آف اپیل کے سامنے وصیت کی تعمیر پر یہ فیصلہ صحیح یا غلط ہو سکتا ہے، لیکن وہ خصوصیات جو بیٹس کے کیس کو ریکٹ کے کیس کے فیصلے سے ممتاز کرتی ہیں وہ بھی اب ہمارے سامنے کیس میں موجود ہیں۔ یہاں بھی قاعدہ مقررہ اتھارٹی کو بڑے جنگل سے موصول ہونے والی آمدنی کے سلسلے میں ادا کیے جانے والے مجموعی انکم ٹیکس سے کٹوتی کرنے کا اختیار دیتا ہے۔ پہلے کا فیصلہ مؤخر الذکر کے مقابلے موجودہ کیس کی طرف زیادہ اشارہ کرتا ہے۔ جو بھی ہو، وصیت کی تعمیر سے متعلق انگریزی فیصلے ایکٹ کے شیڈول 1 کے قاعدہ 2(2)(c) کی واضح دفعات کو سمجھنے میں

زیادہ مددگار نہیں ہیں: انہیں ان کی اپنی شرائط پر سمجھا جائے گا۔ اصول کی شرائط کو مد نظر رکھتے ہوئے۔ ہم اس نتیجے پر پہنچے ہیں کہ انکم ٹیکس سپرنٹیکس میں نہیں لیتا ہے۔ نتیجے میں، اپیل ناکام ہو جاتی ہے اور اخراجات کے ساتھ مسٹر دکر دی جاتی ہے۔

اپیل مسٹر دکر دی گئی۔

حوالہ جات: (1)(1933)1 آئی ٹی آر 1۔

. 157. - D باب 1925(2)